9279 ـ اگر امام قرآت میں غلطی کرے اور اس کے ساتھ صرف ایك ہی عورت ہو تو عورت کیا کرے ؟

سوال

اگر مسلمان عورت کسی مرد (مثلا اس کا محرم) کے پیچھے نماز ادا کر رہی ہو اور امام بھول جائے تو وہ اسے غلطی کیسے بتائے, (عورت کے علاوہ کوئی اور غلطی بتانے والا نہیں ہے) ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے نماز میں اپنے محرم کو بھول جانے کی صورت میں غلطی بتانا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی اور اجنبی مرد عورت کی آواز سننے والا نہ ہو.

مندرجہ ذیل حدیث میں عورت کو سبحان اللہ کہنے کی نہی اور اسے تالی بجانے کا حکم اس حالت میں ہے جس میں حدیث وارد ہے، وہ یہ کہ عورتوں کا اجنبی مردوں کے ساتھ موجود ہونا.

چنانچہ غیر محرم مردوں کی موجودگی میں نماز میں بلند آواز سے آمین اور سبحان اللہ نہیں کہنا چاہیے، اور نہ ہی امام کی غلطی نکالنے کے لیے سبحان اللہ کہ سکتی ہے.

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے مابین صلح کروانے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ مؤذن ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائینگے تو میں اقامت کہوں، انہوں فرمایا جی ہاں، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، دوران نماز ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آکر صفوں کو چیرتے ہوئے اگلی صف میں کھڑے ہو گئے، تو لوگ تالیاں بجانے لگے اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے التفات نہ کیا، اورجب لوگ تالیاں زیادہ بجانے لگے تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے مڑ کر دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ نظر آئے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ ہی رہو، ابو بکر رضی اللہ تعالی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، اور پھر پیچھے ہٹ کر صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی.

جب نماز سے فارغ ہوئے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اے ابو بكر جب ميں نے تجھے حكم ديا كہ اپنى جگہ پر ہى رہو تو تمہيں كس چيز نے ايسا كرنے سے منع كيا ؟

تو انہوں نے عرض كيا: ابن ابو قحافہ كے لائق نہيں كہ وہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے آگے ہو كر نماز پڑھائے.

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كيا ہے كہ ميں نے تمہيں ديكھا كہ تم نے تالياں كثرت سے بجانى شروع كرديں، جسے اپنى نماز ميں كوئى شك يا تردد ہو تو وہ سبحان اللہ كہے، كيونكہ جب وہ سبحان اللہ كہے گا تو اس كى طرف متوجہ ہوا جائيگا، تالى تو عورتوں كے ليے "

صحيح بخارى حديث نمبر (652) صحيح مسلم حديث نمبر (421).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

عورتوں كو سبحان اللہ كہنے سے اس ليے منع كيا گيا كہ انہيں نماز ميں مطلقا آواز پست ركھنے كا حكم ہے، كيونكہ اس سے فتنے كا ڈر ہے، اور مردوں كو تالي بجانے سے اس ليے منع كيا گيا ہے كہ يہ عورتوں كا كام ہے. اھـ

ديكھيں: فتح البارى (3 / 77).

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

بعض اہل علم كا كہنا ہے كہ: عورتوں كے ليے سبحان اللہ كى كراہت اور تالى كى اجازت اس ليے ہے كہ اكثر عورتوں كى آواز اور گفتگو ميں نرمى ہوتى ہے، ہو سكتا ہے كہ اس كى آواز سن كر مرد اسى ميں مشغول ہو جائيں.

ديكھيں: التمھيد (21 / 108).

ولى الدين عراقى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اگر عورت نماز ميں كسى معاملہ كے پيش آجانے كى صورت ميں اپنے حق ميں مشروع كام كى مخالفت كر كے سبحان اللہ كہہ دے تو اس بھى نماز باطل نہيں ہو گى، ليكن اگر وہ پست آواز ميں كہتى ہے كہ كوئى بھى نہ سن سكے تو اس سے مقصد حاصل نہيں ہوتا، اور اگر وہ بلند آواز سے كہے تو جسے وہ سمجھانا چاہتى ہے تو يہ كہنا چاہيے كہ: اگر عورت يا محرم ہو تو اس ميں كوئى كراہت نہيں، اور اگر كوئى اجنبى مرد ہو تو جب ہم يہ كہيں كے عورت كى آواز

کا پردہ ہے تو اس حالت میں یہ مکروہ بلکہ حرام ہے...

ہماری یہ مراد نہیں کہ اس حالت میں اس کے لیے سبحان اللہ کہنا مشروع ہے، بلکہ ہم یہ کہنا چاہتا ہیں کہ اگر اس نے سبحان اللہ کہہ کر متنبہ کیا تو یہ مکروہ نہیں، اگرچہ اس کے حق میں مشروع اور افضل تو تالی بجانی تھی...
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: " تالی تو عورتوں کے لیے ہے " کا ظاہر اس کی ہر حالت میں مشروعیت ہے. واللہ اعلم

دیکھیں: التثریب (2 / 248 - 249).

زرکشی کا کہنا ہے کہ:

انہوں نے تالی کا اطلاق عورت کے لیے کیا ہے، اور اس میں کوئی شك نہیں کہ یہ اس وقت ہے جب اجنبی مرد موجود ہوں، اور اگر عورتیں ہوں یا پھر اس کے محرم مرد ہوں تو عورت قرآت کی طرح سبحان اللہ بھی جھری کہے گی.

دیکھیں: المغنی المحتاج (1 / 418).

واللہ اعلم .